شیخ الحدیث مولانا عبد الجلیل خاں بلوچ رح

محمد رمضان یوسف سلفی

ابو الخلیل مولانا عبد الجلیل خاں صاحب جماعت کے سرخیل علماء سے تھے۔
آپ اپنے تبحر علمی، اخلاص، محنت اور صلاحیتوں کے سبب علم و عرفان کی رفعتوں پر متمکن ہوئے۔ عبادت و ریاضت، ذکر و اذکار، تقویٰ، نیکی، سادگی، عجز و انکساری، فروتنی اور علم و عمل میں آپ مثالی تھے۔ خوش اخلاق، خوش طبع، کم گو اور کم آمیز شخص تھے۔ خلق خدا کی خیر خواہی اور اخروی کامیابی ان کا مطمع نظر تھا۔ خالص دینی، علمی اور تحقیقی شخصیت کے مالک انسان تھے۔ ہنگاموں اور شور و شغف سے کوسوں دور بھاگتے تھے۔ سیاست سے انہیں کوئی دلچسپی اور لگاؤ نہ تھا۔ ہمہ وقت کتاب و سنت کا پرچار ہی ان کا مشن اور زندگی کا مقصد تھا۔

آپ محدث ہند امام عبد الوہاب دھلوی رحمتہ اللہ علیہ کے جلیل القدر تلامذہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ نے اپنے عظیم استاد کی تحریک عمل بالحدیث و احیاء سنت کے فروغ میں کبھی بھی لومۃ الائم کی پروا نہ کی اور ہمیشہ اس نیک کام میں پیش پیش اور سرگرم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اس تحریک کے اساتین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ جماعت میں "مولوی جی" کے لقب سے مشہور اور معروف تھے۔

مولوی جی یعنی مولانا عبد الجلیل خاں صاحب پنجاب کے ضلع جھنگ کے ایک بنجر اور سنگلاخ علاقے اسلام والا میں 1320ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بلوچ برادری سے متعلق خاطر رکھتے تھے اور آپ کے والد محترم کا نام اللہ بخش تھا۔ چھ برس کی عمر میں آپ کے تعلیمی سفر کا آغاز ہوا۔ اسکول کی ابتدائی پرائمری تعلیم قریبی قصبے نیکوکارہ سے حاصل کی۔ قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم قریبی قصبہ بدھو آنہ میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ سے مولانا عبد الحمید صاحب بن حکیم سلطان

محمود تلمیذ امام عبد الوہاب محدث دہلوی سے حاصل کی۔ اس کے بعد اسی مدر میں مولانا عبد الحمید سے ترجمۃ القرآن اور صرف و نحو پڑھنی شروع کی۔ ترجمہ القرآن تو مکمل کر لیا لیکن صرف و نحو کی تکمیل سے پہلے ہی شوال المکرم 1337ھ میں آپ حصول علم کے لئے دہلی چلے گئے۔ وہاں جا کر مدرسہ حمیدیہ میں داخل ہوئے ان دنوں مدرسہ حمیدیہ میں مولانا عبد الوہابؒ کے شاگرد رشید مولانا خیر الدین صاحب صرف و نحو پڑھاتے تھے۔ مہتمم مدرسہ نے طلباء کی اطمینان بخش پڑھائی کے لئے مولانا عبد الوہاب کے بھائی مولانا احمد مدنی کو اپنے مدرسہ میں صرف و نحو پڑھانے کے لئے مقرر کیا۔ لیکن مولوی جی کو یہاں پڑھائی میں اطمینان نہ ہوا۔ لہٰذا آپ امام عبد الوہاب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کے مدرسے دارا الکتاب والسنہ میں داخل ہو گئے۔ اس مدرسے میں محدث ہند علیہ رحمہ خود بھی محنت اور توجہ سے پڑھاتے اور دیگر اساتذہ سے بھی اسی طرح محنت کراتے۔ چنانچہ مولوی جی نے یہاں صرف و نحو کی تکمیل بھی کی اور اس کے بعد کتب احادیث بلوغ لمرام سے لے کر صحیح بخاری تک پڑھیں۔ آپ جملہ علوم و فنون پڑھ کر 1345ھ میں فارغ ہوئے۔ دینی علوم کی پڑھائی سے فراغت کے بعد آپ مدرسہ دارالکتاب و السنہ دہلی میں ہی شعبہ تدریس سے منسلک ہو گئے۔

کچھ دیر بعد آپ کو صحیفہ اہل حدیث کا مدیر بنا دیا گیا۔ آپ نے دونوں ذمہ داریوں کو بڑے اچھے طریقے سے نبھایا اور اس کا پورا پورا حق ادا کیا۔ قیام پاکستان کے وقت جب حالات نے کروٹ لی تو آپ خاندان عبد الوہاب کے ہمراہ ہی ہجرت کرکے کراچی آ گئے۔ یہاں آ کر بھی آپ بدستور صحیفہ اہل حدیث کے مدیر اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالسلام کے مدرس برقرار رہے۔ تقریبا نصف صدی کے قریب آپ صحیفہ اہل حدیث کی ادارت سے منسلک رہے۔ اس عرصے میں صحیفہ آپ کے علمی، ادبی اور تحقیقی مضامین سے مزین ہوتا رہا۔ آپ موقع

کی مناسبت سے حالات حاضرہ کو سامنے رکھتے ہوئے لکھتے تھے۔ آپ کے قلم سے صحیفہ پر بکھرنے والے انمول اقوال زریں آج بھی لوگوں کے دل و دماغ میں محفوظ ہیں۔ آپ بہترین مصنف بھی تھے۔ کئی علمی اور تحقیقی کتابیں آپ کے نوک قلم سے لباس تحریر میں مزین ہوئیں۔ آپ کا انداز تحریر عمدہ اور عام فہم تھا۔ تحریری نزاکتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے اور کتاب و سنت کے دلائل کا انبار لگا دیتے۔ مولوی جی کا شمار جماعت غربا کے اکابرین میں ہوتا تھا۔ آپ ہمیشہ امام عبد الستار رحمہ اللہ علیہ کے دست و بازو بن کر رہے۔

آپ مختلف ادوار میں مدرسہ دار السلام کراچی کے نائب صدر' مدرس' غرباء اہل حدیث کے ناظم تعلیم اور نائب امیر رہے۔ بلکہ امیر کی غیر موجودگی میں آپ ہی قائم مقام امیر ہوا کرتے تھے۔ آپ جماعت کا عظیم سرمایہ تھے۔ تقریبا نصف صدی تک قال اللہ و قال الرسول کی صداؤں سے قلوب و اذہان کو منور کرتے رہے۔ سینکڑوں طلبہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمیذ کئے۔ آپ کا انداز تدریس بہت اچھا تھا۔ طلبہ کے ساتھ انتہائی شفقت فرماتے۔ آپ کے چند مشہور طلباء یہ ہیں۔

مولانا مفتی عبد القہار سلفی مدظلہ العالی' شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد یونس دہلوی مرحوم' شیخ الحدیث مولانا حافظ عبد الواحد دہلوی مدظلہ العالی امیر جماعت ہند' شیخ الحدیث قاری عبد الحکم کرم الجلیلی مرحوم' مولانا محمد سلیمان جونا گڑھی مرحوم' مولانا حافظ عبد الرحمان سلفی صاحب امیر جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان' شیخ الحدیث جامعہ ستاریہ مولانا محمود احمد احسن' مولانا محمد اسحاق شاہد مدرس جامع ستاریہ کراچی' پروفیسر مولانا محمد سرور شفیق سیالکوٹ' مولانا منیر احمد شاکر' مولانا محمد حنیف سلفی فیصل آباد' مولانا محمد صالح' مولانا جمال الدین سلفی حیدر آباد' مولانا حافظ محمد ادریس سلفی اور مولانا حافظ عبد الجبار سلفی مدیر صحیفہ اہل حدیث وغیرہ

مولوی جی کے دس بچے تھے۔ جن میں چھ لڑکے اور چار لڑکیاں' تمام اولاد والدین کی تابعدار اور نیک تھی۔ علمی طور پر آپ کے بڑے صاحبزادے قاری عبد الحکم مرحوم جماعت میں زیادہ معروف تھے۔ آپ پہلے صحیفہ کے نائب مدیر اور پھر مدیر رہے۔ وفات کے وقت جامعہ ستاریہ کے شیخ الحدیث تھے۔ بڑے متبحر' محقق اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء کو فوت ہوئے' اللہ مغفرت کرے۔ دوسرے صاحبزادے قاضی عبد الحکیم راجہ صاحب جماعت غرباء اہل حدیث کے شعبہ تبلیغ کے انچارج تھے۔ یہ بزرگ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ حافظ عبد الوکیل' عبد القدیر اور دوسرے صاحبزادوں کے متعلق مجھ کو معلومات نہیں ہیں۔ مولوی جی جماعت اہل حدیث کی بلند پایہ علمی شخصیت تھے۔ افسوس کہ آسمان علم و صحافت کا یہ آفتاب ۷ جمادی الثانی ۱۳۹۶ ھجری مطابق ۶ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار اس دنیائے فانی سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گیا۔ انا للہ ------۔ اس عظیم عالم دین کی وفات پر بیسیوں قدر آور شخصیات نے تعزیتی پیغام بھیجے اور مختلف رسائل و جرائد نے اور اخبارات نے تعزیتی مضامین شائع کئے۔

ہم اپنی اس تحریر کے آخر میں مولوی جی کے ایک عقیدت مند' پاکستان کے مایہ ناز صحافی اور مورخ جناب سید فضل الرحمان جعفری صاحب کے مضمون کا اقتباس نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں :

مولوی جی! مرد مومن' عارف باللہ اور مرد حق آگاہ تھے۔ ان کے عقل و شعور اور دین و تقوی کی روشنی نے بے شمار اندھیرے دلوں میں اجالا کیا۔ ان کی فکر و خیال کی رعنائیوں نے قلوب کے ہزاروں سوکھے ہوئے چمن کو تازگی اور رعنائی بخشی۔ ان کی زبان میٹھی تھی۔ ان کا لہجہ نرم تھا۔ ان کا انداز تخاطب دل پذیر تھا۔ ان کی باتیں فکر انگیز اور ہدایت آمیز تھیں۔ وہ دنیا کی رنگینیوں سے بے تعلق تھے۔ وہ دین حق کے شیدائی تھے۔ وہ دنیا کی حقیقت سے آگاہ تھے۔ اس کی بے ثباتی' اس کی فنائیت سے واقف تھے۔ اس لئے وہ دنیا میں دل

نہ لگاتے تھے۔ آخرت ان کا مرکز فکر تھا اور آخرت کی تعلیم و تفہیم ان کا مقصد حیات تھا۔ ان کے مواعظ، ان کے ملفوظات، ان کے افکار فکر آخرت میں غرق ہوتے تھے۔ ان کی پوری زندگی تدریس و تذکیر، تبلیغ و ارشاد میں بسر ہوئی اور تا دم واپسیں ان کا یہی محبوب مشغلہ رہا۔ اس عہد میں اخلاق نبوی ﷺ کا ایک نمونہ تھے۔ سادگی قناعت، ہمدردی، غمگساری ان کی مسرت کے نمایاں خدوخال تھے۔ وہ نرم خو، رحمدل اور متواضع اور حلیم تھے۔ ان کے چہرے پر ملکوتی جمال تھا۔ ان کے ہونٹوں کی ارزش میں ذکر الہی کا نور تھا۔ ان کے وجود میں ایمان و تقوی کا رنگ تھا۔ معبود حقیقی کے سچے بندے تھے۔

اطاعت و بندگی میں ڈوبے ہوئے اور عجز و انکساری میں غرق
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تاجر حضرات اپنی تجارت کے اشتہارات
ترجمان الحدیث میں دے کر اپنی تجارت کو فروغ
دیں اور یوں ایک دینی رسالے کے ساتھ اپنی دلی
وابستگی کا ثبوت دیں اور عنداللہ ماجور ہوں